اس سے بھی روح فرسا بات اور کون سی ہو سکتی ہے کہ اسی آزادیٔ رائے کے بھیانک نظریے کے تحت رسول اللہ ﷺ فداہ ابی وامی کے توہین آمیز کارٹون بار بار چھپنے کی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ اور کم وبیش 155 اسلامی ممالک نفسانفسی کے عالمؔ میں سانپ سونگھے ہوئے چپ سادھ لیتے ہیں۔ اور ان ممالک کے مکین اپنی غیرتِ ایمانی کے اظہار کے لیے چند جلسے جلوس کرنے کے بعد اپنی غیرتِ ایمانی کا جنازہ نئے انداز میں پڑھ کر مُردوں سے شرط باندھ کر سو جاتے ہیں۔ اور کچھ ایمان کے پروانے اس اسلام دشمن سازش کے الاؤ میں اپنی متاعِ جان اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کر کے روزِ آخرت سرخرو ہونے کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کمیت میں تھوڑی ہے، مگر کیفیت میں کیا کہنے!!

﴿فَمِنۡهُم مَّن قَضٰى نَحۡبَهٗ وَ مِنۡهُم مَّن يَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا﴾ [الأحزاب ٢٣]

جزاهم الله عنا وعن الإسلام والمسلمين خير الجزاء

✿✿✿✿✿✿✿✿

اللہ تعالیٰ انسان سے فرما رہا ہے:

انتخاب: علی اسماعیل

میری طرف آ کر تو دیکھ — متوجہ نہ ہوں تو کہنا!
میری راہ پہ چل کر تو دیکھ — راہیں نہ کھول دوں تو کہنا!
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ — بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
میرے لیے بے قدر ہو کر تو دیکھ — قدر کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
میرے لیے ملامت سہ کر تو دیکھ — اکرام کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
میرے لیے لٹ کر تو دیکھ — رحمت کے خزانے نہ لٹا دوں تو کہنا!
میرے کوچے میں بک کر تو دیکھ — ان مول نہ کر دوں تو کہنا!
مجھے اپنا رب مان کر تو دیکھ — سب سے بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا!
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ — مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا!
مجھ سے وفا کی لاج رکھ کر تو دیکھ — عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
مجھے الحی القیوم مان کر تو دیکھ — ابدی حیات کا امین نہ بنا دوں تو کہنا!
اپنی ہستی کو مٹا کر تو دیکھ — جامِ بقا سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا!
بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ — ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا!

اخوت اسلامی قسط: ۱۹

صحابہ کرامؓ روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

ابو عبداللہ

غیر معمولی فتوحات کے اسباب پر ایک نظر: فتوحاتِ صدیقی کا سب سے بڑا اور بنیادی سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے یہ جنگیں اللہ تعالیٰ کی رضا، "لا إلـه إلا الله محـمـد رسـول الله ﷺ" کی سربلندی اور اعلیٰ ترین مقصد حیات کی تکمیل کے لیے لڑیں۔ اسی لیے جو بے نفسی، بے غرضی، مخلصانہ جوش وولولہ صحابہ کرامؓ میں ہوسکتا تھا، کسی اور میں نہ تھا۔ پھر قرآن مجید اور فرامین نبویہ میں عراق وشام کی فتوحات سے متعلق پیشگوئیوں نے ان میں اس درجہ یقین واطمینان اور اعتماد پیدا کردیا تھا کہ بڑے سے بڑے خطرات میں بھی محصور ہوکر گھبراتے نہیں تھے۔ ایک انسان کو سب سے زیادہ خوف موت کا ہوسکتا ہے؛ لیکن مسلمانوں کے عقیدہ میں اللہ کے راستے میں آئی ہوئی موت، موت نہیں بلکہ عین حیات اور اصل زندگی تھی۔ پھر فطرتاً وطبعاً جفاکشی، سخت کوشی اور مصائب میں نہ گھبرانے کا جو ملکہ عربوں میں موجود تھا، ایران وروم کے خوش عیش سپاہیوں سے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔

خلیفہ رسول ﷺ کی رحلت: روایت ہے کہ ایک روز خنک موسم میں آپؓ نے غسل کیا، اس پر تیز بخار آگیا جو پندرہ روز تک جاری رہا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی یہودی نے آپؓ کو زہر دیا تھا۔ [طبری] **جو کہ ایسے** اولوالعزم خلیفہ کے ساتھ روا رکھنا خارج از امکان بھی نہیں۔ کافروں کو وہ شخص سب سے زیادہ کھٹکتا ہے، جو اسلام کے لیے زیادہ مفید ہو۔

آپؓ سے عرض کیا گیا کہ آپؓ نے طبیب کو دکھایا ہے؟ فرمایا: "ہاں دیکھا ہے۔" لوگ پوچھتے: وہ کیا کہتا ہے؟ جواب دیتے: "جو میں چاہتا ہوں کرتا ہوں۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ دراصل ابوبکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا غم اس قدر شدید ہوا تھا کہ وہ اندر ہی اندر گھلتے اور پگھلتے رہے۔ آپؓ کو اس کرب سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوا۔ اس دوران صحابہ کرامؓ سے طویل مشاورت کے بعد ایک تحریر نامہ کے ذریعے وزیر نبی اکرم ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ نامزد کیا۔ اور انہیں بلاکر تقویٰ، عفت، ادائیگی فرائض کے لیے وقت کی اہمیت، فرض اور نفل ذمہ داریوں کے فرق مراتب، امور خلافت ومملکت،

نظم ونسق و دیگر زریں نصیحتوں اور ہدایات سے نوازا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا: ''اے بیٹی! دیکھ لینا کہ بارِ خلافت سنبھالنے کے بعد ابوبکر کے مال میں کتنا اضافہ ہو چکا ہے؟ وہ بیت المال میں واپس جمع کرنا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اس مال میں سے صرف وہی لیا ہے جو ہم نے ان کا بدمزہ کھانا کھایا اور کھردرے کپڑے پہنے۔'' جب دیکھا گیا تو ایک کھردرا سا کپڑا اور پانچ درہم سے کم قیمت کی سادہ سی چادر تھی۔ جب ایلچی ان کو خلیفہ حضرت عمر ﷺ کے پاس لائے تو بے ساختہ فرمایا: ''رحمَ اللہُ أبابکرٍ لقدْ کلّفَ مَن بعدَہ تعباً'' اللہ تعالیٰ ابوبکر ﷺ پر رحم کرے، یقیناً اس نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا۔ [المعارف ص ۷۵]

۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ بروز سوموار ۲۳ اگست ۶۳۴ء کی شام بعمر ۶۳ سال اپنے خالق سے جا ملے۔ ﴿إنا للہ وإنآ إلیہ راجعون﴾ اور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ ﷺ کی خلافت کی کل مدت دو برس، تین مہینے اور گیارہ دن تھی۔ لحد شریف میں آپ ﷺ کا سر مبارک رسول اقدس ﷺ کے شانہ مبارک کے برابر ہے۔ اس طرح سید ولد آدم ﷺ کے ادب و احترام کا موت کے بعد بھی اہتمام ہوا کہ بجائے ہمدوش ہونے کے زیر سایہ دوش ہی رہے!

حضرت علی ﷺ کے تعزیتی کلمات: سیدنا علی ﷺ کو خلیفہ رسول (ﷺ) کی رحلت کی خبر جونہی ملی، فوراً ﴿إنا للہ وإنآ إلیہ راجعون﴾ پڑھتے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''آج خلافت بطرزِ نبوت ختم ہوگئی۔'' پھر صدیق اکبر ﷺ کی نعش مبارک جس کمرے میں موجود تھی اس دروازے پر کھڑے ہو کر ایک طویل خطبہ دیا جو فصاحت و بلاغت کا مرقع ہونے کے علاوہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک حسین و جمیل شاہکار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر ﷺ! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے مونس، محبوب، معتمد، راحت اور محرمِ رازِ مشیر تھے۔ آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔ سب سے زیادہ مخلص مؤمن تھے۔ آپ کا یقین سب سے زیادہ مضبوط اور اللہ سے سب سے بڑھ کر ڈرنے والے تھے۔ اس کے دین میں سب سے زیادہ بے نیاز تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر، اسلام پر سب سے زیادہ مہربان، رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کے لیے سب سے زیادہ بابرکت، بہترین ساتھی، سب سے زیادہ فضائل و مناقب والے، آگے بڑھنے میں سب سے آگے و افضل، مرتبہ سب سے زیادہ بلند، آپ ﷺ کی طرف توسل و ذریعہ کے حوالے سے نہایت ہی قریبی، سیرت و عادت میں اعلیٰ مقام پر فائز، مہربانی و فضل میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ، آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و معتمد تھے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جزائے خیر دے۔ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے لیے آنکھ اور کان کی

مانند تھے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا، تو اللہ پاک نے اپنے کلام میں "صدیق" کا لقب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا﴿والذی جآء بالصدق و صدق بہ.....﴾[الزمر: ۳۳] "وہ شخص جو سچائی کو لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی....." سچائی لانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں اور سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ابوبکرؓ۔ آپ نے اُن (ﷺ) کی اس وقت مدد کی جب لوگوں نے کنجوسی سے کام لیا۔ آپ اس وقت سختیوں میں کود پڑے جب لوگ دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئے۔ آپ نے ان کی سختی کے ایام میں بہترین رفاقت اختیار کی۔ آپ "دو میں سے دوسرا" یعنی رفیق غار ہیں۔ اور وہ شخص جس پر سکینت نازل کی گئی اور رفیق دم ہجرت ہیں۔ آپ اس وقت خلیفہ رسول ﷺ منتخب ہوئے جب لوگ دین سے پھرنے لگے، امور خلافت اسی خوبی کے ساتھ سرانجام دیے کہ ایسی مثال کسی بھی نبی ﷺ کا جانشین پیش نہیں کرسکتا۔ اس وقت مستعدی دکھائی جبکہ آپ کے ساتھی سست پڑ گئے تھے، آپ نے جنگ شروع کی جب وہ عاجز آ گئے تھے۔ جب وہ کمزور ہوگئے تو آپ قوی رہے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے راستے کو اس وقت تھامے رکھا جب لوگ پست ہوگئے۔ آپ بلانزاع خلیفہ برحق تھے۔ اگر چہ اس سے منافقوں کو غصہ، کفار کو رنج، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا..... آپ اس پہاڑ کی مانند تھے، جس کو آندھیاں ہلا نہیں سکتیں۔ آپ ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے مصداق تھے: "صحبت و رفاقت اور نعمت کرنے میں سب سے زیادہ احسان اور کرم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں"...... آپ نے طوفان کی آگ بجھائی، آپ کے ذریعے دین قائم ہوا، ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوا، اسلام اور مسلمان ثابت قدم ہوگئے۔ اللہ کا حکم غالب آیا، اگر چہ کفار اس سے چیں بجبیں ضرور ہوئے۔ قسم ہے اللہ کی! آپ بہت آگے بڑھ گئے، بعد میں آنے والوں کو آپ نے تھکا دیا۔ اور آپ صاف صاف کامیاب ہوئے۔ آپ اس سے بلند و بالا ہیں کہ جس پر آہ و بکا کی جائے۔ آپ کی موت آسمان میں بھی گراں محسوس کی جارہی ہے، جس نے تمام دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہم سب اللہ کی قضا پر راضی ہیں۔ ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی موت جیسا کوئی حادثہ مسلمانوں پر نازل نہیں ہوا۔ آپ دین کی طاقت، جائے پناہ اور حفاظت گاہ تھے۔ آپ مومنوں کے لیے جماعت، مضبوط قلعہ اور فریاد رس تھے۔ آپ منافقین پر سخت اور غیظ و غضب تھے۔ اللہ آپ کو اپنے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہنچا دے، ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے، نہ ہی آپ کے بعد ہم گمراہ ہو جائیں۔ ﴿إنا للہ و إنا إلیہ راجعون﴾ سیدنا علیؓ کا خطبہ سب لوگ خاموش ہو کر سنتے رہے۔ اور خطبہ ختم ہونے پر سب رو پڑے اور بیک آواز کہا "ہاں بے شک اے رسول اللہ کے داماد! آپ نے سچ فرمایا ہے۔" [الریاض النضرۃ لمحب

الطبری ۱/۱۸۳، کنز العمال]

ازواج واولاد: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی صلبی یادگار کے طور پر تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ عبدالرحمٰنؓ، عبداللہؓ اور محمد۔ اسماء ذات النطاقین، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔ آپؓ کا سلسلہ نسب عبدالرحمٰنؓ اور محمد سے چلا۔ حضرت عبداللہؓ غزوہ طائف میں شدید زخمی ہوئے اور اسی چوٹ سے آپ کے دور خلافت کے پہلے سال شہید ہوگئے۔ تابعین میں حضرت قاسم بن محمدؒ ہیں۔ جو دور تابعین میں پائے جانے والے معروف ومسلمہ "سات فقہاء" بالفاظ دیگر کبارِ علماء میں سے ایک تھے۔ بعد کے علماء، شعراء، صوفیائے کرام اور مفسرین عظام وغیرہ میں سے مولانا جلال الدین رومیؒ، محی الدین ابن العربیؒ، فخر الدین رازیؒ، شیخ الشیوخ عمر شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت میر محمد عثمان علی خانؒ، امام عبدالرحمٰن بن الجوزیؒ وغیرہ خلق کثیر آپؓ کے خاندان سے ہیں۔ ملک ہندوستان میں محمد بن ابی بکر کی اولاد بکثرت پائی جاتی ہے۔ [رحمۃ للعالمین ۲/ ۱۴۸، حکایات رومی وغیرہ]

ابوبکر صدیقؓ اور اہل بیت: خاندان صدیقی اور اہل بیتِ نبوت میں مضبوط تعلقات وروابط موجود تھے۔ یہ تعلقات پیار سے نام رکھنے، باہمی رشتہ داری، مدح وثنا کے تبادلوں اور تعاون کی صورت میں موجود تھے۔ اہل بیت میں ابوبکر اور عائشہ کے نام اور کنیت سے درج ذیل شخصیات نے شہرت پائی:

ابوبکر بن علی زین العابدین شہید کربلاؒ، ابوبکر علی رضا بن موسیٰ کاظمؒ، ابوبکر بن عبداللہ بن جعفر طیارؒ، ابوبکر بن حسن ابن حسنؒ بن علی مرتضیٰؓ۔ عائشہ ام فروہ بنت جعفر صادقؒ، عائشہ بنت علی بن حسینؒ، عائشہ بنت موسیٰ کاظمؒ، عائشہ بنت علی رضاؒ، عائشہ بنت علی الہادیؒ، عائشہ بنت محمدؒ۔ [كشف الغمّة، النجم الثاقب فى ألقاب وأسماء الحجة الغائب، مقاتل الطالبين المعارف، جمهرة أنساب العرب]

درج ذیل رشتہ داریاں کتب تاریخ وغیرہ میں محفوظ ہوئیں: محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین عائشہؓ، حفصہ بنت عبدالرحمٰن زوجہ حضرت حسنؓ، ام حکیم بنت قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ زوجہ اسحاق بن عبداللہ بن جعفرؒ، ام فروہ قریبہ بنت قاسمؒ بن محمد زوجہ محمد باقرؒ ودیگر رشتہ داریاں۔ [تاريخ النبى والآل، عمدة الطالب، الأصيلى، نسب قريش، بحار الأنوار، اصول كافى]

خاندان علیؓ سے عقیدت وتعاون: شیخ ابوجعفر طوسی رقمطراز ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی شادی کے موقع

پر جہیز تیار کرنے ،اس کو پسند کرنے اور خریداری کرنے میں ابوبکر ؓ کا بڑا ہاتھ تھا۔ [المرتضیٰ بحواله الأمالی]

حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ فرماتی ہیں "نبی ﷺ نے ہمیں فاطمہؓ کی رخصتی کے موقع پر ضروری سامان تیار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم نے علی ؓ کے گھر میں ریگستان کی نرم مٹی بچھائی۔ پھر دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھر کر درست کیا۔ پھر ہم نے کھجور اور کشمش کھلایا، آب شیرین پلایا۔ اور ایک لکڑی کا ہینگر بنایا تاکہ اس پر کپڑے اور مشکیزے رکھے جائیں، اس طرح ہم نے فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی دلہن کی تیاری اچھی نہیں دیکھی۔" [ابن ماجه باب فی الوليمة]

ایک مرتبہ کسی نے حضرت علی ؓ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ ابوبکر و عمر کے دور خلافت میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ لیکن آپ کی خلافت میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں؟ فرمایا: ابوبکر ؓ و عمر ؓ میرے جیسے مسلمان پر والی (حکمران) تھے۔ اور میں تم جیسوں پر والی ہوں۔ [تاریخ ابن خلدون]

شیخ محمد علی تسخیری (انٹرنیشنل اہل بیت کانفرنس کا نگران) رقمطراز ہے: ابوبکر نے مرتدین کے ساتھ قتال میں اور دیگر امور میں امام علی سے رجوع کیا۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ، حضرت سعد بن ابی وقاص وغیرہ ؓ کا حال بھی حضرت ابوبکر سے مختلف نہ تھا۔ [رسالة الثقلين شماره ۱ ۲،٤ ۲۰۰ء]

ابوبکر ؓ کے فضائل و مناقب: آپ کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ جن کا استقصاء مقصود نہیں۔ صرف چند فضائل نمونے کے طور پر ذکر کیے جائیں گے۔ یہ وہ فضائل ہیں جو انفرادی طور پر صرف آپ کے بارے میں وارد ہوئے۔ ورنہ آپ ؓ ان تمام فضائل و مناقب میں سرفہرست شامل ہیں جو عام صحابہ کرام ؓ اور مؤمنین و اولیاء اللہ کے بارے میں نازل اور وارد ہوئے ہیں۔ اختصار کی خاطر اردو ترجمہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

آیات قرآنی: ۱۔ ﴿إذ أخرجه الذين كفروا ثاني اثنين إذ هما في الغار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا فأنزل الله سكينته عليه وأيده بجنود لم تروها﴾ [التوبة ٤٠] "نبی اکرم ﷺ نے اسی غار ثور میں ارشاد فرمایا: "ما ظنک باثنين الله ثالثهما" [بخاری، مسلم]

۲۔ ﴿ونزعنا ما في صدورهم من غل إخواناً على سرر متقابلين ۞﴾ [الحجر:٤٧] امام زین العابدینؒ کا ارشاد ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر ؓ، عمر ؓ اور علی ؓ کے بارے میں اتری ہے۔ [ابن عساکر، ابن ابی حاتم]

۳۔ ﴿والذی جاء بالصدق وصدق به أولئک هم المتقون ۞﴾ [الزمر:۳۳] حضرت علی ؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا اور ابوبکر ؓ سے تصدیق کرائی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ [تاریخ الخلفاء]

۴۔ ﴿ فأما من أعطى واتقىٰ ۞ وصدّق بالحسنىٰ ۞ فسنيسره لليسرىٰ ۞ ﴾ [الليل: ۵تا۷]

''عامر بن عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری۔ [تفسیر ابن جریر طبری]

۵۔ حضرت قتادہ سدوسی فرماتے ہیں کہ ﴿ وما لأحد عندهٗ من نعمة تجزىٰ إلا ابتغآء وجه ربه الأعلىٰ ۞ ولسوف يرضىٰ ۞ ﴾ [الليل: ۱۹تا۲۱] ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری، جب آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سات غلام ولونڈی آزاد کیے۔ [تفسیر طبری]

احادیث نبویہ : احادیث پاک میں صرف آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں (۱۸۱) احادیث منقول ہیں۔ ۸۸ احادیث ایسی ہیں جن میں آپ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہیں۔ ۱۷ احادیث میں خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ہیں۔ اور ۱۴ احادیث میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے اکٹھے فضائل کے ساتھ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک ہیں۔

۱۔ امام علی بن الحسین رحمہ اللہ وغیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے تو انہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ دونوں جنت میں سوائے انبیاء کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔'' [سنن ابن ماجہ]

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ''ایک دفعہ کوئی چرواہا بھیڑ بکریوں کے گلہ میں تھا کہ بھیڑیا ایک بکری اٹھالے گیا۔ مگر چرواہے نے اس سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور بولا: ''بھیڑیوں والے دن ان کا رکھوالا کون ہوگا، جس روز میرے علاوہ کوئی رکھوالا نہ ہوگا؟'' اور فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی گائے (بیل) پر سامان لادے جا رہا تھا۔ اچانک وہ پیچھے پلٹی اور کہنے لگی: ''میں اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کی گئی۔ مجھے تو کھیت میں ہل چلانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' یہ واقعات سن کر حاضرین کہنے لگے: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! بے زبان جانور بول رہا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور ابوبکر اور عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' حالانکہ وہ دونوں مجلس میں موجود نہ تھے۔'' [بخاری مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ]

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو جانے کے موقع پر جب آیت تیمم اتری تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خاندان ابوبکر! یہ آپ لوگوں کی پہلی برکت نہیں ہے۔ [بخاری مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ]

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: آج کون روزے سے ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں ہوں۔'' فرمایا: آج کس نے جنازے کا ساتھ دیا؟ کہا: ''میں نے۔'' فرمایا: آج کس نے مسکین کو کھانا